روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
CPL 61
213029
جمعہ 29- جنوری 1999ء - 11 شوال 1419 ہجری - 29 صلح 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 23

تفرقہ نہ ڈالو

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اللہ تعالیٰ تمہارے لئے تین باتیں پسند کرتا ہے- یہ کہ اللہ کی عبادت کرو اور یہ کہ کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ- اور یہ کہ سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑلو اور تفرقہ نہ ڈالو-

(صحیح مسلم کتاب الاقضیہ باب النہی عن کثرۃ المسائل)

ارشادات عالیہ حضرت بانئ سلسلہ احمدیہ

جماعت کے باہم اتفاق و محبت پر میں پہلے بہت دفعہ کہہ چکا ہوں کہ تم باہم اتفاق رکھو اور اجتماع کرو- خداتعالیٰ نے (-) یہی تعلیم دی تھی- کہ تم وجود واحد رکھو' ورنہ ہوا نکل جائے گی- نماز میں ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کر کھڑے ہونے کا حکم اسی لئے ہے کہ باہم اتحاد ہو- برقی طاقت کی طرح ایک کی خیر دوسرے میں سرایت کرے گی- اگر اختلاف ہو- اتحاد نہ ہو- تو پھر بے نصیب رہو گے- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آپس میں محبت کرو اور ایک دوسرے کے لئے غائبانہ دعا کرو- اگر ایک شخص غائبانہ دعا کرے تو فرشتہ کہتا ہے کہ تیرے لئے بھی ایسا ہو- کیسی اعلیٰ درجہ کی بات ہے- اگر انسان کی دعا منظور نہ ہو' تو فرشتہ کی تو منظور ہی ہوتی ہے- میں نصیحت کرتا ہوں اور کہنا چاہتا ہوں کہ آپس میں اختلاف نہ ہو-

میں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں- اول خدا کی توحید اختیار کرو- دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو- وہ نمونہ دکھاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو- یہی دلیل تھی جو صحابہؓ میں پیدا ہوئی تھی- (-) یاد رکھو! تالیف ایک اعجاز ہے- یاد رکھو! جب تک تم میں ہر ایک ایسا نہ ہو کہ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرے' وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے- وہ مصیبت اور بلا میں ہے اس کا انجام اچھا نہیں-

(ملفوظات جلد اول صفحہ 336)

مجلس موصیان

مجلس موصیان کا فرض ہوگا کہ وہ اس بات کا اہتمام و انتظام کرے کہ ناخواندہ موصیان کو قرآن کریم پڑھانے اور ناظرہ جاننے والوں کو ترجمہ پڑھانے اور اس کی تفسیر پڑھانے کے لئے منصوبہ بندی کرکے باقاعدہ کام کیا جائے-

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

☆☆☆☆☆☆

امداد طلباء
مخیرّ احباب کی خدمت میں ضروری گذارش

شعبہ امداد طلباء اس وقت انتہائی اعانت کا محتاج ہے- تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے اس شعبہ کے وظائف بہت بڑھ گئے ہیں- اس کے لئے احباب جماعت سے گزارش ہے کہ تعلیم جو کہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیات و صدقات شعبہ امداد طلباء کے لئے بھجوائیں تاکہ ضرورت مند طلباء کی حسب ضرورت امداد کی جاسکے-

امید ہے تمام مخیر احباب اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے- یہ رقم بمد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں- براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جاسکتی ہیں-

(نگران امداد طلباء)

آپس کے اختلافات چھوڑ دو اور حبل اللہ کو مضبوط پکڑ لو

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

کسی جماعت کی ترقی کے لئے اس بات کی بہت ضرورت ہوتی ہے کہ اس کے سب افراد آپس میں ایک ہو جائیں جب تک کوئی جماعت فرد واحد کی طرح نہیں ہو جاتی- ترقی نہیں کر سکتی- خواہ وہ جماعت دینی ہو یا دنیوی- کیونکہ تمام کامیابیوں اور ترقیوں کے لئے خداتعالیٰ نے یہ قاعدہ جاری کیا ہوا ہے کہ جب تک ساری جماعت ایک نہ ہو جائے- لڑنا- جھگڑنا- دشمنی و نفاق- حسد و کینہ- بغض اور عداوت کو چھوڑ نہ دے اس وقت تک ترقی نہ کرے- جیسے کوئی انسان اس وقت تک کوئی سکھ اور آرام نہیں پا سکتا جب تک کہ اس کے تمام اعضا میں مناسبت اور درستی نہ ہو اور وہ ایک دوسرے کے ممد اور معاون نہ ہوں- ایسے ہی کوئی قوم اس وقت تک آرام اور سکھ نہیں پاسکتی جب تک کہ اس کا ہر ایک فرد دوسرے کے دکھ کو اپنا دکھ اور دوسرے کے آرام کو اپنا آرام نہ سمجھے- دیکھو کسی طبیب کی طبیعت وہاں علاج کرنے سے گھبراتی ہے جہاں ایک بیماری کا علاج کرے تو دوسری پیدا ہو جائے- کیوں؟ اس لئے کہ اگر وہ جگر کا علاج کرتا ہے تو معدہ خراب ہو جاتا ہے اور اگر معدہ کا علاج کرتا ہے تو سینہ خراب ہو جاتا ہے- پس جہاں دو چیزیں ایسی مقابلہ میں آ جاتی ہیں کہ ایک سے دوسری بیماری اور دوسری سے تیسری بیماری پیدا ہو جاتی ہے اور ایک عضو کے ساتھ دوسرا بیمار ہو جاتا ہے تو اس وقت انسان کو آرام نہیں ہو سکتا- اسی طرح جس قوم کے افراد ایسے ایک دوسرے سے دور ہوں کہ اگر ایک کو سکھ پہنچے تو دوسرے کو دکھ محسوس ہو- اور اگر ایک کو تکلیف پہنچے تو دوسرے کو آرام ہو- اس قوم کے لئے کسی قسم کی ترقی کی امید نہیں ہو سکتی- یہی وجہ ہے کہ (-) خداتعالیٰ نے بار بار قرآن شریف میں اس طرف متوجہ کیا ہے کہ اگر تم ترقی کرنا چاہتے ہو اور کامیاب قوم بننا چاہتے ہو تو آپس کے لڑائی جھگڑوں کو چھوڑ کر ایک ہو جاؤ- فرمایا (-) کہ آپس کے اختلافات کو چھوڑ دو اور حبل اللہ کو مضبوط پکڑ لو- جب تمام آدمی ایک رسہ کو پکڑ لیتے ہیں تو میں نے دیکھا ہے کہ ان میں سے اگر ایک کو جھٹکا لگے تو سب کو لگتا ہے گویا خداتعالیٰ نے اتفاق اور اتحاد کا یہ نشان بتایا ہے کہ حبل اللہ کو ایسا مضبوط پکڑو کہ ایک کے سکھ میں سارے سکھ محسوس کرو اور ایک کے دکھ میں سب کو دکھ پہنچے جب کسی قوم کے لوگ ایسے ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم ایسی قوم کی ترقی کے راستے کھول دیتے ہیں-

خطبات جمعہ جلد اول ص 339-340)

☆☆☆☆☆☆

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت 2-50 روپے

عرفان حدیث نمبر 8

انفاق فی سبیل اللہ کی برکت

حضرت خریمؓ بن فاتک بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں کچھ خرچ کرتا ہے اس کے لئے سات سو گنا بڑھا کر لکھا جاتا ہے۔

(ترمذی کتاب الزکوٰۃ باب فضل النفقہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں۔

حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے فرمایا

جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں کچھ خرچ کرتا ہے اسے اس کے بدلہ میں سات سو گنا زیادہ ثواب دیا جاتا ہے۔ یہاں لفظ ثواب نہیں تھا یعنی عربی لفظوں میں لفظ ثواب نہیں ہے مگر ترجمہ کرنے والے بعض دفعہ اپنی طرف سے وضاحت کی خاطر بعض لفظ زائد کر دیا کرتے ہیں۔ صرف اتنا فرمایا ہے کہ سات سو گنا زیادہ کر دیا جائے گا۔ امر واقعہ یہ ہے کہ اس سات سو گنا کا تعلق اسی دنیا سے ہے۔ آخرت میں تو شمار ہی کوئی نہیں۔ اس لئے ثواب جب کہہ دیا تو معاملہ غلط کر دیا ترجمہ کرنے والے نے۔ مضمون کو خود نہیں سمجھا اور خواہ مخواہ اللہ کی رحمت کو محدود کرنے کی کوشش کی ہے۔ ثواب تو لامحدود ہوگا جیسا کہ قرآن کریم کی دوسری آیات سے ثابت ہے۔ اور سات سو گنا سے مراد اس دنیا میں کم از کم سات سو گنا ہے کیونکہ دوسری جگہ قرآن کریم میں ایک مثال بیان ہوئی ہے ایسی کھیتی کی جس پر ہر دانہ جو بویا جائے سات سو گنا دانوں میں بدل جاتا ہے اور میں نے پہلے حساب لگا کر ایک دفعہ خطبے میں بیان کیا تھا کہ واقعۃً "جب کھیتیاں بوٹا مارتی ہیں' پنجابی محاورہ ہے مگر بہت اچھا کہ بوٹا مارتی ہیں' تو ہر دانہ سات سات بالیوں میں تقسیم ہو سکتا ہے۔ اور ان میں سے ہر ایک سو سو دانوں والے خوشے نکالتی ہیں تو حسابی رو سے ہم نے تجربہ کر کے دیکھا ہے۔ ایک محدود پیمانے پر میں نے اپنے زمین پر بھی تجربہ کیا تھا واقعۃً" ایک ایک دانہ جو لگایا گیا وہ سات سو دانوں میں تبدیل ہوا۔ اگرچہ وسیع پیمانے پر ایسا کرنا زمیندار کے لئے مشکل ہے کیونکہ بہت سی کاشت کی خرابیاں حائل ہو جاتی ہیں مگر سات سو والا تجربہ میں خود کر چکا ہوں واقعۃً" ایسا ہو سکتا ہے۔ مگر یہ خیال کہ صرف سات سو گنا ہوگا یہ بھی غلط ہے کیونکہ اس کے معاً بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پس جس کے لئے وہ چاہئے اور بھی بڑھا دیتا ہے۔

چنانچہ دنیا میں جو ترقی یافتہ قومیں ہیں ان کی کھیتیوں کا حال اس سات سو گنا والی مثال سے آگے ہے۔ بہت سے ایسے بیج ہیں مثلاً مکئی کے بیج جو اس سے بھی زیادہ پھل لے آتے ہیں اور طے شدہ حقیقت ہے کہ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَشَاءُ کا مضمون ان پر پورا اترتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سات سو گنا کا وعدہ تو ہے مگر یاد رکھو اس پر بھی میں اگر چاہوں تو جس کے لئے چاہوں اس سے بڑھا سکتا ہوں۔ پس یہ دونوں باتیں اس دنیا میں انسانی زندگی پر صادق آنے والی باتیں ہیں۔ جہاں تک آخرت کا تعلق ہے میں نے بیان کیا ہے اس کا تو حساب ہی کوئی نہیں' کوئی شمار ہی نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بکثرت اس مضمون پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہیں کہ آخرت میں جو کچھ عطا ہوگا جیسا کہ قرآن نے بھی بارہا بیان فرمایا ہے اس کا تصور بھی انسان نہیں کر سکتا۔ دنیا کی عطا کو اس کے مقابل پر کوئی بھی نسبت نہیں ہوگی۔

(الفضل 3- اگست 98ء)

غزل

بچہ سچا کیوں لگتا ہے
اتنا اچھا کیوں لگتا ہے

کیوں آواز نہیں سنتا ہے
گنبد بہرا کیوں لگتا ہے

تیرا نام لکھوں تو کاغذ
اجلا اجلا کیوں لگتا ہے

مر جاتا ہے مرنے والا
پھر بھی زندہ کیوں لگتا ہے

سورج ڈوبنے لگتا ہے جب
سایہ لمبا کیوں لگتا ہے

بوڑھا تو بوڑھا ہے لیکن
بچہ بوڑھا کیوں لگتا ہے

تن کر چلتا ہے جب انساں
اتنا چھوٹا کیوں لگتا ہے

اتنے تاروں کے جھرمٹ میں
چاند اکیلا کیوں لگتا ہے

منزل تو آباد ہے لیکن
رستہ سونا کیوں لگتا ہے

اتنی مہنگائی کی رت میں
انساں سستا کیوں لگتا ہے

اپنا تو اپنا ہے مضطرؔ
غیر بھی اپنا کیوں لگتا ہے

چوہدری محمد علی

حضرت مسیح موعود کے رفیق خاص بطل جلیل - پہلے مفتی سلسلہ

حضرت سید محمد سرور شاہ صاحب

خدمات جلیلہ اور اخلاق عالیہ کا مختصر تذکرہ

مکرم مرزا محمد اقبال صاحب

(قسط دوم و آخر)

عبادت

اللہ تعالیٰ کی عبادت آپ کی روح کی غذا تھی۔ بیت مبارک میں ہمیشہ صف اول میں بیٹھا کرتے تھے اور نماز سے کافی وقت پہلے بیت الذکر پہنچ جاتے۔ سخت سردی، گرمی یا بارش بھی نماز باجماعت کی ادائیگی میں روک نہ بنتی۔ بسا اوقات سخت بخار بھی ہوتا۔ اس حالت میں بھی بیت الذکر تشریف لے آتے۔ نماز اتنے سوز و گداز اور شغف سے ادا کرتے کہ مقتدی گھبرا جاتے کہ حضرت مولوی صاحب اتنی لمبی نماز پڑھاتے ہیں۔

آپ کی عبادت و زہد و تقویٰ کے متعلق مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سابق انچارج احمدیہ مشن گیمبیا و بلاد عربیہ تحریر فرماتے ہیں۔

"آپ کی زندگی درویشانہ تھی۔ نام و نمود عُجب و ریاء یا خود پسندی و تکبر.... آپ میں ہرگز نہ تھا۔ سستی اور کاہلی آپ کے پاس تک نہ پھٹکتی تھی۔ پانچوں نمازیں بیت مبارک میں ادا فرماتے تھے۔ مینہ ہو، آندھی ہو، اندھیری رات ہو، سخت دھوپ ہو، جلسہ ہو، جلوس ہو، مشاعرہ ہو، مناظرہ ہو، عام تعطیل ہو یا خاص آپ نماز کھڑی ہونے سے بہت دیر پہلے اپنے مقررہ وقت پر اپنی مقررہ جگہ پر موجود ہوتے تھے۔ آپ کی نمازوں میں جو خشوع و خضوع ہوتا تھا اس کو وہی لوگ اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں جو اس کوچہ یار ازل سے کچھ آشنائی رکھتے ہوں۔"

(رفقاء احمد جلد 5 حصہ سوم ص 175)

آپ کی عبادت اور نماز تہجد میں باقاعدگی اور دیگر اوصاف حمیدہ کے متعلق مکرم حکیم دین محمد صاحب پنشنر اکاؤنٹنٹ مقیم دارالرحمت وسطی ربوہ لکھتے ہیں۔

"حضرت مولوی صاحب کی تقریر مدلل ہوتی تھی گو آواز دھیمی تھی اور گرجدار تقریروں کے عادی تو نہیں تھے البتہ علمی مذاق والا طبقہ اسے توجہ سے سنتا اور ذہن نشین کر لیتا تھا..... 1903ء میں ایک دفعہ میرے والد صاحب نے اطلاع دی کہ میری والدہ صاحبہ بیمار ہیں۔ میں دعا کرنے کے لئے بوقت تہجد بیت مبارک پہنچا تو حضرت مولوی صاحب کو نہایت عاجزی اور توجہ الی اللہ کے ساتھ نوافل میں مشغول پایا۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو مجھے دیکھ کر آپ مسکرائے اور میں نے والدہ صاحبہ کے لئے دعا کے لئے عرض کیا۔ اس زمانہ میں آپ کا یہ معمول تھا کہ رات کا آخری حصہ بیت مبارک میں نوافل کی ادائیگی میں گزارتے تھے.... آپ کے لباس میں سادگی، لیکن آپ اس بات کی پابندی رکھتے تھے کہ گھر سے باہر گھٹنوں سے نیچے تک لمبا کوٹ اور پگڑی زیب تن کئے بغیر نہ نکلتے تھے۔ آپ مہندی سے داڑھی مبارک رنگتے تھے۔ جوانی میں آپ کے گورے رنگ کے چہرے پر گھنے بالوں والی داڑھی عجیب رنگ اور دلکش نظر آتی تھی۔ آپ شکل و شباہت سے ایک پُر رعب بزرگ معلوم ہوتے تھے لیکن گفتگو کے وقت آپ کی شیریں کلامی ہر ایک کا دل موہ لیتی تھی۔

(ایضاً صفحہ 49)

نماز میں پابندی کی ایک قابل قدر مثال

مکرم مولوی سلیم اللہ صاحب فاضل پنشنر مدرس اوکاڑہ حضرت مولوی صاحب کی عبادت و نماز میں پابندی کے متعلق لکھتے ہیں۔ مجھے 1911ء سے 1927ء تک قادیان میں قیام کا موقع ملا۔ آپ کی شاگردی کا شرف بھی حاصل کیا۔ آپ کو نماز باجماعت کا جس قدر احساس تھا وہ اس واقعہ سے ظاہر ہے کہ آپ کی صاحبزادی حلیمہ بیگم صاحبہ نزع کی حالت میں تھیں کہ نماز کا وقت ہو گیا۔ آپ نے بچی کا ماتھا چوما اور سر پر ہاتھ پھیرا اور اسے سپرد خدا کر کے بیت الذکر چلے گئے۔ بعد نماز جلدی سے اٹھ کر واپس آنے لگے تو کسی نے ایسی جلدی کی وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ نزع کی حالت میں بچی کو چھوڑ آیا تھا۔ اب فوت ہو چکی ہو گی اس کے کفن دفن کا انتظام کرنا ہے چنانچہ بعض دوسرے دوست گھر تک ساتھ آئے اور بچی وفات پا چکی تھی۔"

(رفقاء احمد جلد پنجم حصہ سوم ص 82)

مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب سابق آڈیٹر و سابق ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ فرماتے ہیں۔

مولانا کے دیگر اوصاف کے علاوہ آپ کی ایک صفت نہایت ہی نمایاں تھی کہ آپ ہر کام میں انتہائی طور پر باقاعدہ تھے۔ آپ کی بیوت الذکر میں حاضری کی باقاعدگی تو ضرب المثل تھی۔ آپ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے آنریری سیکرٹری تھے۔ اس کام کے لئے آپ نے ظہر کی نماز کے بعد سے لے کر عصر تک کا وقت مقرر کر رکھا تھا۔ اس وقت میں اتنی باقاعدگی کے ساتھ آپ حاضر ہوتے اور سارا کام سرانجام دیتے تھے کہ تنخواہ دار کارکن بھی اتنے باقاعدہ نہیں ہوتے۔

آپ گتکا اور لاٹھی چلانا خوب جانتے تھے۔ ایک دفعہ مدرسہ احمدیہ کے صحن میں کچھ ورزشی مقابلے ہوئے آپ نے بھی ان میں حصہ لیا۔ اور نوجوانوں کو للکارا کہ دو تین آئیں اور ایک ساتھ لاٹھیوں سے مجھ پر حملہ کریں۔ میں ہر ایک کا وار روکنے کے ساتھ ہی وار لوٹاتا جاؤں گا۔ پہلے تو ادب کے پیش نظر کوئی نوجوان سامنے نہ آیا لیکن آپ کے زور دینے سے ایک ساتھ تین نوجوانوں نے حملہ کیا اور مولوی صاحب نے نہایت مستعدی سے ان حملوں کو روکا بلکہ ان کے اوپر جوابی حملے کئے۔ آپ کا سارا جسم اس پھرتی اور تیزی سے کام کرتا تھا کہ معلوم ہوتا مشین چل رہی ہے۔" (ایضاً ص 62)

نور فراست

حضرت مولوی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے دینی علم عطا فرمانے کے ساتھ ساتھ فراست کے نور سے بھی سرفراز فرمایا ہوا تھا۔ اس کی ایک مثال یہ ہے کہ آپ نے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے متعلق ان کے بچپن سے ہی یہ یقین کر لیا تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عظیم الشان مقام اور بلند مرتبہ عطا فرمائے گا۔ اس بارے میں مولانا چوہدری محمد شریف صاحب سابق مربی گیمبیا و بلاد عربیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب فرمایا کرتے تھے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد ابھی بچہ ہی تھے اور مدرسہ میں زیر تعلیم تھے اور میں پڑھایا کرتا تھا۔ اس وقت میں نے خواب میں دیکھا کہ آپ کی بڑی شان ہے اس وقت سے لے کر آج تک میں جب آپ والی کلاس میں جاتا اور صاحبزادہ صاحب موجود ہوتے تو میں کرسی پر نہیں بیٹھتا تھا اور اس بات کو میں سوء ادب خیال کرتا تھا کہ میں آپ کے سامنے بیٹھوں بلکہ کھڑا ہو کر پڑھایا کرتا تھا اور یہ خواب میں نے انہی دنوں حضرت صاحبزادہ صاحب کو سنا دیا تھا اور کہا تھا کہ صاحبزادہ صاحب اس وقت ہمارا خیال رکھنا۔

(ایضاً ص 167)

نکاح خوانی

آپ نے صدہا نکاح پڑھے یہاں صرف دو نکاحوں کا ذکر کیا جاتا ہے جو آپ نے پڑھے اور یہ دونوں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہیں۔ یہ عظیم سعادت کسی عظیم المرتبت وجود کو ہی نصیب ہو سکتی ہے۔ اس ایک نکاح کا ذکر اخبار "الحکم" ان الفاظ میں یوں کرتا ہے۔

"سات فروری 1921ء کی صبح بیت مبارک میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا نکاح ایک ہزار روپیہ حق مہر پر حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کی صاحبزادی حضرت مریم صاحبہ (سیدہ ام طاہر صاحبہ) کے ساتھ پڑھا اور حضرت صاحب نے لمبی دعا کرائی۔ (14-2-1921)

"اسی طرح 1926-2-1 کو بیت اقصیٰ میں حضرت مولوی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا نکاح محترمہ سیدہ عزیزہ بیگم صاحبہ دختر حضرت سیٹھ ابوبکر یوسف صاحب سے بعوض ایک ہزار روپے مہر پر پڑھا۔

(رفقاء احمد جلد پنجم حصہ دوم ص 110)

(بحوالہ الفضل 5، 9 فروری 1926ء)

آپ نے جلسہ سالانہ اور دیگر جلسوں میں سینکڑوں تقاریر کرنے کی سعادت پائی۔

تربیت اور دعوت الی اللہ

اس غرض کے لئے آپ نے ہندوستان کے متعدد مقامات کے بے شمار سفر کئے۔ جن میں سلسلہ کے بزرگ علماء بھی آپ کے ہمراہ ہوتے تھے۔ مثلاً حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی، حضرت میر محمد اسحاق صاحب، حضرت مفتی محمد صادق صاحب، حضرت میر قاسم علی صاحب اور حضرت حافظ روشن علی صاحب۔

ایک سفر کی روائیداد بیان کرتے ہوئے حضرت مفتی محمد صادق صاحب رقم فرماتے ہیں۔ قادیان سے چلنے کے وقت ہم تین تھے باتفاق مولوی سرور شاہ صاحب کو اپنا امیر تسلیم کیا جنہوں نے نہ صرف امارت کا حق ادا کیا بلکہ نمازوں میں امامت بھی کرا کر ہمارے لئے صدر دین بن گئے اور رفیقان راہ کی خدمت بھی اس طرح ادا کرتے رہے کہ گویا اس سفر میں ان کا بڑا مقصد یہ تھا کہ "ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد" والی مثال کو عملی رنگ میں صحیح ثابت کر کے مخدوم صادق بن جائیں۔ (ایضاً ص 113)

خلافت ثانیہ میں خدمات

دور خلافت ثانیہ میں رکن مجلس معتمدین۔ افسر مدرسہ احمدیہ، پروفیسر اعلیٰ، سیکرٹری بہشتی مقبرہ، جنرل سیکرٹری، ناظر تعلیم و تربیت ناظم جلسہ سالانہ اندرون شہر، افسر مال، رکن شوریٰ۔ 1924ء کی انتظامیہ کمیٹی کے ممبر۔ افسر بیوت الذکر مرکزیہ، مفتی سلسلہ، امیر مقامی، پرنسپل جامعہ احمدیہ اور پرنسپل جامعۃ الواقفین، غرضیکہ

متعدد شعبوں کے انچارج کی حیثیت سے مثالی کام کیا۔ اور ہر شعبہ کو اپنے ایثار' خلوص' محنت اور دعاؤں سے نمایاں ترقی دی۔ اور آنے والی نسلوں کے لئے خدمت دین کا ایسا فقید المثال شاندار نمونہ قائم کیا جو رہتی دنیا تک یادگار رہے گا۔

آپ کا اعلیٰ مقام یقین اور عظمت خلافت

حضرت سید محمد سرور شاہ صاحب سمجھتے تھے کہ حضرت میاں صاحب (حضرت خلیفہ ثانی) ہی مصلح موعود ہیں۔ آپ کو یہ یقین حضرت مسیح موعود کی زندگی میں ہی حاصل ہو چکا تھا چنانچہ آپ رقم فرماتے ہیں۔ "حضرت مسیح موعود کی زندگی میں ہی یہ میرا اعتقاد تھا کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ہی مصلح موعود ہیں۔ میں نے ان دنوں میں اس پیشگوئی پر اچھی طرح غور کیا تھا۔ اس غور کے نتیجہ میں میں اس اعتقاد پر پہنچا تھا کہ مصلح موعود آپ ہی ہیں"۔

(رفقاء احمد جلد 5 حصہ دوم صفحہ 150)

آپ کو خلافت سے دلی وابستگی تھی اور بہت حد تک عشق تک پہنچی ہوئی تھی۔ اس بات کا ثبوت حضرت مولانا ارجمند خاں صاحب فاضل سابق وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ کے بیان کردہ درج ذیل واقعہ سے ملتا ہے آپ تحریر فرماتے ہیں۔

"بیت مبارک میں نماز ظہر یا نماز عصر کے بعد جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی تشریف فرما ہوتے تو حضور کے پر مغز اور پر معارف کلام کو سننے کے لئے سامعین مؤدبانہ طور پر ہمہ تن گوش ہوتے تھے اور حضرت مولانا صاحب کی یہ عادت تھی کہ آپ کے ہاتھ میں رومال ہوتا تھا جس سے کسی مکھی کو حضور کے جسم مبارک پر بیٹھنے نہیں دیتے تھے۔ اس سے مجھ پر یہ اثر تھا کہ آپ کو منصب خلافت کی عظمت کا بہت خیال ہے اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم آپ کے اس نیک نمونہ سے سبق حاصل کریں۔"

(رفقاء احمد جلد 5 حصہ سوم ص 54)

وفات جنازہ و تدفین

آپ کو کوئی مرض لاحق نہیں ہوا۔ البتہ پیرانہ سالی کے باعث آپ کو ضعف و نقاہت تھی۔ چنانچہ یکم جون 1947ء کو آپ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی مجلس عرفان میں شریک تھے کہ وہیں بے ہوشی شروع ہو گئی اور تین جون بروز جمعہ اسی حالت میں بمقتضائے الٰہی وفات پا گئے۔ دوسرے روز آپ کا جنازہ حضرت مسیح موعود کے باغ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ہزاروں افراد کی موجودگی میں پڑھایا۔ نعش کو کندھا دیا اور قبر کی تیاری تک آپ وہیں رہے اور اپنے دست مبارک سے قبر پر مٹی ڈالی اور دعا کروائی۔ حضرت مولوی صاحب کو قطعہ خاص میں مزار حضرت مسیح موعود کے بالکل قریب دفن کر دیا گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے آپ کے وصال کے تیسرے روز مورخہ 6 جون 1947ء کو ایک خطبہ ارشاد فرمایا جس میں حضرت مولوی صاحب کے حالات زندگی اور کارہائے نمایاں پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور فرمایا۔

"اس زمانہ میں ہماری جماعت میں کوئی اچھے پائے کا فلسفی اور منطقی دماغ رکھنے والا آدمی نہ تھا۔ سو اللہ تعالیٰ نے مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کو ہدایت دے دی اور وہ آپ پر ایمان لے آئے۔ اس کے بعد آپ پشاور میں پروفیسر مقرر ہوئے لیکن کچھ عرصہ بعد قادیان کی محبت نے غلبہ کیا اور آپ قادیان تشریف لے آئے اور دستی بیعت کی۔ حضرت مسیح موعود نے مولوی صاحب سے فرمایا۔ آپ یہیں رہ جائیں چنانچہ آپ یہیں رہنے لگ گئے۔ بعض لوگوں نے زور دیا کہ مولوی صاحب کالج میں پروفیسر ہیں اور اچھی جگہ کام کر رہے ہیں۔ ان کی ملازمت سے سلسلہ کو فائدہ ہو گا اور ان کے ذریعہ دعوت الی اللہ ہو گی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود نے آپ کو واپس جانے کی اجازت دے دی لیکن کچھ عرصہ کے بعد مولوی صاحب حضرت مسیح موعود سے اجازت لے کر واپس آ گئے اور قادیان میں مستقل رہائش اختیار کر لی۔ حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں مولوی صاحب کائیہ کا مباحثہ مشہور ہے (۔) جب مدرسہ احمدیہ کالج کی شکل اختیار کر گیا تو آپ کو اس کا پرنسپل مقرر کیا گیا۔ یہ حالت ان کی قابلیت کے معیار کے کسی حد تک مطابق تھی۔ ظاہری لحاظ سے مدرسی تعلیم میں مولوی صاحب سب سے زیادہ ماہر فن تھے۔ میں نے کئی دفعہ دیکھا کہ حضرت خلیفہ اول درسی کتب کے بعض مشکل مقامات کے متعلق مولوی سید سرور شاہ صاحب سے فرماتے کہ آپ اس کا مطالعہ کر کے پڑھائیں۔ مجھے اس کی مشق نہیں چنانچہ مولوی صاحب وہ مشکل مقامات طالب علموں کو پڑھاتے (۔) باوجود اس کے کہ وہ میرے استاد تھے باوجود اس کے کہ وہ عمر میں مجھ سے بڑے تھے باوجود اس کے کہ وہ مدرسی تعلیم میں بہت زیادہ دسترس رکھتے تھے میں نے اکثر دیکھا کہ مولوی صاحب کاغذ پنسل لے کر بیٹھتے تھے اور باقاعدہ میرا لیکچر نوٹ کرتے رہتے تھے ان میں محنت کی عادت تھی کہ میں نے جماعت کے اور کسی شخص میں نہیں دیکھی۔ اگر مجھے کسی کی محنت پر رشک آتا تھا تو وہ مولوی صاحب ہی تھے۔ بسا اوقات میں بیماری کی وجہ سے باہر نماز کے لئے نہیں آ سکتا تھا اور اندر بیٹھ کر نماز پڑھنا شروع کر دیتا تھا لیکن بیت سے مولوی صاحب کی قراءت کی آواز میرے کانوں میں آتی اور میرا نفس مجھے ملامت کرتا کہ میں جو عمر میں ان سے بہت چھوٹا ہوں میں تو گھر میں بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہوں اور یہ اسی (80) سال کا بڈھا بیت میں نماز پڑھا رہا ہے...... میرے زمانہ خلافت میں میری جگہ مولوی صاحب ہی نماز پڑھاتے تھے (۔) ایسے عالم کی زندگی نوجوان علماء کے لئے بہت کار آمد تھی۔ نوجوان علماء کی وہ نگرانی کرتے تھے (۔) انہوں نے یہاں آ کر لمبی لمبی دعائیں کیں اور روحانیت سے اپنا حصہ لیا (۔) مولوی صاحب میں کام کرنے کی انتہائی خواہش تھی (۔) ایک کام جو ان کے سپرد تھا انہوں نے اس میں کمال پیدا کیا اور وہ ہمیشہ ان کی یادگار رہے گا جس طرح لنگر خانہ۔ دار الشیوخ میر محمد اسحاق صاحب کے ممنون احسان ہیں اسی طرح وصیت کا انتظام مولوی سید سرور شاہ صاحب کا ممنون احسان ہے۔ مولوی صاحب نے جس وقت وصیت کا کام سنبھالا ہے اس وقت بمشکل وصیت کی آمد پچاس ساٹھ ہزار تھی مگر مولوی صاحب نے اس کام کو ایسے احسن طور پر ترقی دی کہ وصیت کی آمد پانچ لاکھ سالانہ تک پہنچ گئی ہے۔ آپ کو وصیت کے کام میں اس قدر شغف تھا کہ آپ بہت جوش و خروش کے ساتھ اس کام کو سرانجام دیتے تھے کیونکہ نظام وصیت حضرت مسیح موعود کا قائم کردہ تھا اور آپ نہیں چاہتے تھے کہ اس میں کمزوری واقع ہو جائے۔ یہ آپ ہی کی محنت اور کوشش کا نتیجہ ہے کہ اب ہمارے چندہ عام سے چندہ وصیت زیادہ ہے۔ یہ کام ہمیشہ آپ کی یادگار رہے گا (۔) بہرحال مولوی صاحب کی وفات سے جماعت کو ایک بہت بڑا نقصان ہوا ہے اور ان کی اولاد کا تو دوہرا نقصان ہوا ہے اور بلحاظ اولاد ہونے کے اور بلحاظ احمدی ہونے کے بھی ان کو دوہرا نقصان برداشت کرنا پڑا ہے۔ مولوی صاحب باوجود 84 سال عمر پانے کے آخر دم تک کام کرتے رہے۔

(الفضل 13 جون 1947ء)

الغرض حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب آسمان احمدیت کے ایک روشن ستارے حضرت مسیح موعود کی نظر میں ایک قابل قدر وجود' خلفاء احمدیت کے عاشق و فدائی' فانی فی اللہ' جماعت احمدیہ کے انتہائی مخلص' فدائی پرجوش عالم بے بدل' اولوالعزم اور بلند ہمت، سلسلہ کے قریباً سارے ابتدائی مربیان کرام کے استاد۔ فقیہہ مفتی سلسلہ' تقویٰ کے اعلیٰ مقام پر فائز جن کی امانت' دیانت زہد و قناعت و پرہیزگاری اور ہر عمل دوسروں کے لئے قابل تقلید تھا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

ماخوذ

سید ظہور احمد شاہ صاحب

گلوبل وارمنگ کے متعلق نئی تحقیق

دنیا کے ٹمپریچر میں زیادتی کے بارے میں بحث عام طور پر چل نکلی ہے اور سائنس دانوں کا عام طور پر یہی کہنا ہے کہ حضرت انسان خود ہی اپنی رہنے کی جگہ کو برباد کرنے پر تلا ہوا ہے۔ لیکن کم از کم ابھی تک یہ خوش کن خبر دی جا رہی تھی کہ یہ تبدیلی آہستہ آہستہ ہو گی اور دنیا کے رہنے والے بھی ساتھ ساتھ اس تبدیلی کے عادی ہوتے چلے جائیں گے۔ اور آہستہ آہستہ اس تبدیلی کو adopt کرنا آسان ہو جائے گا۔

موسموں میں اچانک تبدیلیاں لیکن اب سائنس دانوں میں یہ احساس بڑھ رہا ہے کہ پچھلے ایک دو دہاکوں میں اس تبدیلی کا اثر کیا بلحاظ درجہ حرارت کے اور کیا بلحاظ بارشوں کے زیادہ ہو رہا ہے موسموں میں بہت شدید اور اچانک تبدیلیاں واقع ہو رہی ہیں۔

گلوبل وارمنگ کے خطرناک نتائج

بہت سارے ماہرین کا خیال ہے کہ اگر ماحولیات کو تباہ کرنے والے عناصر کا استعمال اسی طرح ہوتا رہا جیسا کہ ابھی ہو رہا ہے تو اگلی صدی میں کرہ ارض کا درجہ حرارت دو سے چھ ڈگری فارن ہائٹ تک بڑھ سکتا ہے۔ جو کہ بہت زیادہ ہو گا۔ اور جس کے نتیجہ میں سمندروں کا لیول بلند ہو جائے گا۔ سمندروں کے ساحلوں پر آباد علاقے زیر آب آ جائیں گے۔ بعض علاقوں میں خشک سالی کا دور دورہ ہو گا جبکہ دوسرے علاقے سیلابوں سے تباہی کا سامنا کر رہے ہوں گے۔ گرمی کی لہر شدید ہو جائے گی اور یورپ جیسے علاقے بھی گرمیوں والے علاقے بن جائیں گے۔ اور ان تمام عوامل کے ذریعے جو موسمی تغیرات پیدا ہوں گے ان سے کون سے علاقے زرعی لحاظ سے فائدہ میں رہیں گے اور کون سے علاقے خشک سالی کی وجہ سے برباد ہو جائیں گے۔ ابھی اس وقت کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

ڈاکٹر ویلس بروایکر کا تجزیہ ڈاکٹر ویلس بروایکر وہ سائنس دان ہیں جنہوں نے سب سے پہلے ایسی موسمیاتی تبدیلیوں کے متعلق خبردار کیا تھا۔ اس سوال کے جواب میں کہ کیا یہ موسمی تبدیلیاں آہستہ آہستہ وقوع پذیر ہوں گی۔ یا یکا یک ہی انسانیت پر نازل ہو سکتی ہیں۔ ڈاکٹر ویلس کا کہنا ہے کہ موسمی سسٹم ایک غصیلے عظیم جنگلی جانور (beast) کی طرح ہے۔ ہم جو اس کو ہر روز سوٹیاں مار مار کر بیدار کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اس کی پرواہ ہی نہ کرے۔ لیکن اگر اس نے آپ کی ان حرکتوں کا کبھی نوٹس لے لیا تو ہو سکتا ہے وہ غصے میں آ کر اٹھ کھڑا ہو اور اگر ایسا ہوا تو پھر ایک ایسا عمل شروع ہو گا جس کو ہم میں سے کوئی بھی پسند نہیں کرے گا۔

یہ باتیں تو پرانے سائنس دانوں کی ہیں اب جنیوا کے قریب واقع سرن لیبارٹری کے سائنس دانوں نے ایک نئی بات کہی ہے وہ کہتے ہیں کہ دنیا کے درجہ حرارت کے بڑھنے کی وجہ تیل اور گیسوں کا جلنا نہیں ہے دراصل سورج اس تبدیلی کا باعث ہے۔ سورج کے اندر واقع ہونے والے ایسے واقعات کے تسلسل کا پتہ چلا ہے کہ سورج کے اندر (Sunspot activity) کے ساتھ شروع ہوتا ہے۔ اور اس نتیجہ میں دنیا کا درجہ حرارت بڑھ جاتا ہے۔

وہ ابھی اس کے متعلق حتمی رائے تو نہیں دے سکتے لیکن وہ ایک ایسی نئی لیبارٹری تیار

باقی صفحہ 7 پر

مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب

لقاء باری تعالیٰ کی سواری - نماز باجماعت

نماز دین کی روح ہے لقاء باری تعالیٰ کے لئے سواری ہے انسانی تخلیق کا مقصد ہی خدا کی عبادت ہے۔ حضرت بانی سلسلہ نے کلام الٰہی اور مسنونہ ارشادات سے روشنی پاکر عبادت الٰہی پر بہت ہی زور دیا ہے جماعت احمدیہ میں شمولیت کی شرط ہی یہ لگائی کہ پنجگانہ عبادت التزام سے ادا کرواؤ ایک جگہ فرمایا:-

جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے اور یہ ارشاد کتنا اثر انگیز ہے کہ "سارا گھر غارت ہوتا ہو تو ہونے دو مگر نماز کو ترک نہ کرو" آپ نے اپنی عملی زندگی میں ہمیشہ نماز کو مقدم رکھا گرمی ہو جاڑا ہو سفر ہو حضر ہو مگر نماز کو ترک نہ کرتے ہمیشہ وقت پر اور باالتزام ادا کرتے۔

ایک دفعہ عدالت میں ایک مقدمہ کی پیروی کے سلسلے میں تشریف لے گئے وقت عبادت آگیا تو عبادت کی تیاری کی اور سربسجود خدا ہو گئے۔

ادھر عدالت سے آوازیں آتی رہیں۔ لیکن آپ نے اس کی قطعاً کوئی پرواہ نہ کی۔ توجہ انہماک اور خشوع و خضوع کے ساتھ نماز مکمل کی۔ خدا تعالیٰ کو آپ کی یہ ادا بہت پسند آئی۔

چنانچہ عدالت نے آپ کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ میں بٹالہ میں ایک مقدمہ کی پیروی کے لئے گیا۔ نماز کا وقت ہو گیا اور میں نماز پڑھنے لگا۔ چپڑاسی نے آواز دی مگر میں نماز میں تھا۔ فریق ثانی پیش ہو گیا۔ اور اس نے یکطرفہ کارروائی سے فائدہ اٹھانا چاہا اور بہت زور اس بات پر دیا۔ مگر عدالت نے پرواہ نہ کی اور مقدمہ اس کے خلاف کر دیا اور مجھے ڈگری دے دی۔ میں جب نماز سے فارغ ہو کر گیا تو مجھے خیال تھا کہ شاید حاکم نے قانونی طور پر میری غیر حاضری کو دیکھا ہو مگر جب میں حاضر ہوا اور میں نے کہا کہ میں تو نماز پڑھ رہا تھا تو اس نے کہا کہ میں تو آپ کو ڈگری دے چکا ہوں۔

(حیاۃ طیبہ مصنفہ عبدالقادر صاحب سابق سوداگر مل ص 20)

یہ دولت لینے کے لائق ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اُس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اُس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھادوں۔ کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔

اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے تم سوئے ہوئے ہو گے اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے جاگے گا۔ تم دشمن سے غافل ہو گے اور خدا اسے دیکھے گا اور اس کے منصوبے کو توڑے گا۔ تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں اور اگر تم جانتے تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتا کہ تم دنیا کے لئے سخت غمگین ہو جاتے۔

(کشتی نوح بحوالہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 21-22)

آپ کے رفقاء بھی اسی رنگ میں رنگین تھے پہلے چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کا ذکر کرتا ہوں آپ عالمی عدالت انصاف کے چیف جسٹس رہے وہاں پر بھی وضو اور جائے نماز کے لئے جگہ کا انتظام تھا اور ہمیشہ بروقت نماز ادا کرتے ان کا ایک واقعہ تاریخ احمدیت میں سنہری حروف سے لکھا ہوا ہے جو انہیں کی زبانی پیش خدمت ہے فرماتے ہیں۔

ایک دفعہ مجھے ملکہ میری نے ونڈسر کے محل میں ذاتی مہمان کی حیثیت سے مدعو کیا۔ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ مجھے بتایا گیا کہ ملکہ جب ملاقات کے لئے بلائیں تو جب تک ملکہ خود ملاقات کو ختم نہ کریں آپ ان کی موجودگی میں اشارۃً بھی ملاقات کے اختتام کی کوشش نہیں کر سکتے وغیرہ۔ میں جب ملاقات کے لئے ملکہ کے پاس حاضر ہوا تو ملاقات اتنی لمبی ہو گئی کہ مجھے ڈر ہوا کہ نماز عصر ضائع نہ ہو جائے۔ چنانچہ میرے چہرے پر فکر کے آثار نمودار ہو گئے۔ ملکہ جو بے حد زیرک تھیں فوراً سمجھ گئیں کہ میری طبیعت پر بوجھ ہے۔ انہوں نے دریافت کیا تو میں نے عرض کیا کہ میری نماز کا وقت نکلا جا رہا ہے۔ ملکہ فوراً اٹھ کھڑی ہوئیں اور حکم فرمایا کہ ظفراللہ خان کی نمازوں کے وقت نوٹ کر لو۔ اور اگر دوران ملاقات ان کی کسی نماز کا وقت ہو جائے تو مجھے بتا دیا کرو۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے یہ انتظام فرما دیا کہ پھر نماز کے بروقت ادا کرنے میں کوئی دقت نہ ہوئی۔

(روزنامہ الفضل 18 مارچ 1998ء)

اور اسی طرح آپ کے ایک رفیق حضرت مولوی نعمت اللہ خاں صاحب کو جب کابل کی سرزمین پر احمدی ہونے کی وجہ سے سنگسار کیا جانے لگا تھا انہوں نے شہادت سے پہلے اس خواہش کا اظہار کیا کہ مجھے دو نفل پڑھنے کی اجازت دی جائے چنانچہ انہوں نے دو نفل ادا کئے اور اس کے بعد ان کو بھی حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی طرح زمین میں گاڑ دیا گیا اور پھر پتھراؤ کیا گیا۔

(روزنامہ الفضل 14 جولائی 1998ء)

ان دونوں واقعات سے ہمیں پیغام ملتا ہے کہ خدا کی عبادت ہی زندگی کا مقصود ہے اور ہر کام پر فوقیت رکھتی ہے یہی حقیقی لذت ہے اس سے خدا ملتا ہے یہی حقیقی ذریعہ ہے یہی وجہ ہے شہادت سے پہلے ایک عاشق صادق نے دو نفل پڑھنے کی اجازت طلب کی۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور آپ کے رفقاء کے نمونوں کو اپناتے ہوئے جماعت احمدیہ عبادت میں ایک امتیازی مقام رکھتی ہے۔ اور یہ نمونہ دوسروں کے لئے بھی کشش کا باعث ہے۔

چند سال پیشتر ہمارے ضلع خوشاب میں ایک نئے جماعت میں شامل ہونے والے مکرم میاں جان محمد صاحب سے میں نے پوچھا۔ "آپ کے لئے جماعت احمدیہ میں شمولیت کے لئے کیا بات محرک ثابت ہوئی۔" انہوں نے کہا میرے گاؤں میں چند احمدی گھرانے تھے میں دوکانداری کیا کرتا تھا اور دیہات کے ماحول میں عموماً احمدی گھرانوں میں آنا جانا رہتا تھا میں جب بھی احمدی گھرانوں میں جاتا احمدیوں کا دینی شغف میرے دل پر بہت ہی گہرا اثر کرتا تھا خصوصاً ان لوگوں کا قرآن کریم کی تلاوت میں اور نماز کی ادائیگی میں دنیوی کاموں کو چھوڑ کر شامل ہونا' اس بات نے میرے دل پر بہت گہرا اثر چھوڑا اسی پاک نمونے کی وجہ سے مجھے احمدیت کی طرف رغبت پیدا ہوئی۔ اور میں احمدی ہو گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے عبادت کی طرف خاص طور پر تحریک فرمائی ہے۔ اور خصوصاً کام کے دوران آنے والی عبادتوں کو ادا کرنے پر زور دیا ہے۔

کمزوری دور کرو

حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں۔

پس میں اس بیان سے نہیں شرماتا کہ یہ کمزوری ہماری جماعت میں پائی جاتی ہے اور خصوصاً جماعت کے ایک ایسے طبقے میں پائی جاتی ہے جس کا (۔) حضرت مسیح موعود.... کے خاندان سے بھی تعلق ہے یہاں بھی نئی نسلیں بعض ایسی پیدا ہوئی ہیں..... جن کے ماں باپ نمازوں پر قائم تھے مگر انہوں نے نمازوں کی اہمیت کو بھلا دیا اور کیونکہ خاندان بحیثیت مجموعی نیکی کی طرف لے جانے والا خاندان ہے روایات کے لحاظ سے میرا مطلب ہے اور عموماً یہ لوگ چندوں میں بھی آگے ہیں اور دن کی نمازیں بھی ٹھیک ادا کرتے ہیں اس لئے صبح کی نماز کو چھوڑنا ان کو کوئی بدی دکھائی نہیں دیتا۔ جو بالکل غلط ہے صبح کی نماز کو چھوڑنا قرآن کریم کی اس آیت سے معلوم ہوتا ہے اس مرکزی نیکی کو چھوڑنا ہے جس پر باقی نیکیاں قائم ہیں اگر یہ ہاتھ سے جاتی رہے تو گویا سب نمازیں ہاتھ سے جاتی رہیں۔ ایک موقعہ پر آنحضرت ﷺ نے صبح کی نماز پر نہ آنے والوں کے متعلق اس قدر غم اور خفگی کا اظہار فرمایا کہ آپ نے فرمایا کہ اگر یہ جائز ہوتا تو میں بعض لوگوں کو لکڑی کے گٹھے اٹھواتا اور ان گھروں کو جلا دیتا جن گھروں میں لوگ آرام سے سوئے پڑے ہیں۔ اور صبح کی نماز کی طرف توجہ نہیں ہے اب بظاہر یہ بہت ہی خشمگیں اظہار ہے۔

بڑی سختی پائی جاتی ہے اس میں' لیکن ایک تو آنحضرت ﷺ نے ایسا نہیں کیا جس کا مطلب یہ ہے کہ کسی دوسرے انسان کو بھی یہ حق نہیں ہے کہ اس معاملے میں وہ جسمانی سختی یا مادی سختی سے کام لے۔ لیکن اس بات کی تکلیف ہونا ضروری ہے۔

اور ہر گھر والا کم سے کم اس تکلیف میں ذمہ دار ہے کہ رسول کریم ﷺ کی غلامی اختیار کرے اور جب اپنے بچوں کو اس قسم کی کمزوری میں مبتلا دیکھے تو گہری تکلیف محسوس کرے اور جہاں تک سختی کا تعلق ہے جو آپ کو دکھائی دے رہی ہے یہ دراصل ایک انذار ہے کہ جو صبح کی نماز نہیں پڑھتا وہ اپنے لئے جہنم کا سامان کرتا ہے۔ اور بہتر ہے کہ اخروی جہنم کی بجائے اسی دنیا میں ان کے گھر جلا دیئے جائیں۔ یہ ایک پیغام ہے محض غصے کا اظہار نہیں ہے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی تمام باتیں بہت گہرائی رکھتی تھیں اور ہر اظہار میں ایک پیغام ہوا کرتا تھا بہت معنی خیز اور دیرپا اثر رکھنے والا۔ اس حدیث میں مجھے یہی پیغام ملتا ہے کہ آنحضرت ؐ کے نزدیک جو لوگ صبح کی نماز سے غافل ہیں وہ گویا اپنے جہنم کا انتظام کر رہے ہیں جس کا تعلق دوسری دنیا سے ہو گا۔ اور ان کے لئے بہت بہتر ہوتا کہ اسی دنیا میں جل جاتے بجائے اس کے کہ بعد کی جواب طلبی میں مبتلا ہو کر جہنم کے عذاب کو مول لیتے۔ پس نماز صبح خصوصیت کے ساتھ میرے پیش نظر ہے مگر صلوٰۃ وسطیٰ میں اور نمازیں بھی آتی ہیں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10۔ اکتوبر 1997)

اس لئے ہمیں صبح کی نماز کے لئے خاص طور پر جدوجہد کرنی چاہئے۔ اور اپنے کاموں کا حرج کر کے بھی نماز کو ادا کرنے کی عادت اپنانی چاہئے اس قسم کا ایک واقعہ مجھے ایک نوجوان نے جو اسلام آباد سے تعلق رکھتے ہیں سنایا جو از حد دلچسپ ہے وہ بیان کرتے ہیں کسی سے رقم لینے جا رہا تھا ویگن میں ابھی سوار ہوا ہی تھا کہ مجھے خیال آیا کہ نماز مغرب کا وقت ہو گیا ہے کام تو خدا نے کرنے ہیں میں اپنی نماز کیوں ضائع کروں۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ میں اس کے گھر جاؤں وہ گھر پر ہی نہ ملے۔ اگر مل بھی جائے تو کوئی عذر بھی پیش کر سکتا ہے کہ میرے پاس رقم نہیں ہے۔ تو میں چند روپوں کی خاطر نماز کیوں ترک کروں۔ اور خوامخواہ گناہگار بن جاؤں۔ چنانچہ میں نے فیصلہ کر لیا کہ میں نماز کو مقدم رکھوں گا اور یہ فیصلہ کرتے ہی میں نے ویگن والے سے گاڑی روکنے کا کہا چنانچہ میں سفر ترک کر کے گھر آگیا اور نماز مغرب بروقت ادا کی۔ اب خدا کی شان ملاحظہ ہو۔ کہ میں نے جس سے پیسے لینے تھے۔ وہ تھوڑی دیر بعد از خود رقم کی ادائیگی کے لئے میرے گھر پہنچ گیا۔

برکات نماز

حضرت مصلح موعود نماز کی اہمیت کے متعلق فرماتے ہیں۔

اگر نماز باجماعت ان میں قائم ہو جائے گی تو ان کا بہت سا وقت خدا تعالیٰ کی عبادت میں لگ جائے گا۔ اور نماز میں خرچ ہونے والا وقت ان کو بے حیائیوں اور بدکاریوں سے بچاتا رہے گا اسی

طرح نماز میں جب دعائیں ہوتی رہیں گی اپنے لئے بھی اور دوسروں کے لئے بھی تو وہ دعائیں خدا تعالیٰ کا فضل کھینچ کر ان کی اپنی اصلاح کا موجب ہوں گی۔

(تفسیر کبیر جلد 7 ص 642)

انہی واقعات پر اکتفا نہیں بلکہ آئے روز ایسے واقعات سامنے آتے رہتے ہیں۔ جو دلوں میں حرکت پیدا کرنے اور ایمان میں نئی تازگی لانے کا سبب بنتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے خلافت پر متمکن ہونے کے بعد اپنے پہلے خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا کہ

"میں اپنے اندر ایک بات محسوس کر رہا ہوں مجھے یوں لگا کہ کل میں مر چکا ہوں۔ اور نیا وجود پیدا ہوا ہے۔ اور میری دعا ہے کہ ان معنوں میں ایک قیامت برپا ہو جائے۔ اور گھر گھر میں نئے وجود ہوں۔

(روزنامہ الفضل 22 جون 1982ء)

اور ایسا یقیناً ہو بھی رہا ہے ایم ٹی اے کے ذریعے گھر گھر یہ پیغام پہنچ رہا ہے نئے روحانی وجود جنم لے رہے ہیں۔ فانی فی اللہ کے غلام در غلام کی اندھیری راتوں کی دعائیں خدا کے دربار میں کس شان سے قبولیت کا شرف پا رہی ہیں اور دل مضطر کی تمنائیں کیا کیا رنگ لا رہی ہیں۔ کس کس طرح دلوں میں پاک تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ نیکیوں کے میلان بڑھ رہے ہیں۔ بدیوں کی وادیاں دور ہوتی جا رہی ہیں۔ روحانی طیور بلند سے بلند تر چوٹیاں سر کرنے کے لئے محو پرواز ہیں۔

گویا وہی کیفیت ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

بہار آئی ہے اس وقت خزاں میں
لگے ہیں پھول میرے بوستاں میں

اور عبید اللہ علیم کی زبانی اس کیفیت کا اظہار کچھ اس طرح ہو رہا ہے۔

رات بھر پچھلا دعا میں اشک اشک اس کا وجود
تب کہیں یہ صبح نکلی ہے چمن پہنے ہوئے

ایک وصیت

ایک واقعہ ملاحظہ ہو جو میری ان باتوں کی تائید کرتا ہے۔ میں ایک نوجوان کو کئی روز سے صبح کی نماز میں نہ صرف باقاعدگی سے شامل ہوتا دیکھ رہا تھا بلکہ اگلی صفوں میں بیٹھا ہوا دیکھتا تھا۔ میں نے اس پاک تبدیلی پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اس سے پوچھا کہ اس پاک تبدیلی کا محرک کیا ہے اس نے بڑا ہی پیارا جواب دیا کہ "پچھلے دنوں میرے والد صاحب شدید بیمار رہے اور اسی بیماری میں ان کا انتقال ہو گیا۔ آخری لمحات میں انہوں نے ہم بہن بھائیوں کو اکٹھا کیا اور یہ کہا" کہ مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ میرا آخری وقت آن پہنچا ہے اور اب احمدیت کا جھنڈا تمہارے ہاتھوں میں تھما تا ہوں یاد رکھو خلافت سے وابستہ رہنا اور ادائیگی نماز میں کوتاہی نہ کرنا" اس میں کیا شک ہے کہ نماز اور خلافت لازم و ملزوم ہیں اور آجکل تو امام وقت نے ساری دنیا کی جماعتوں اور ہر چھوٹے بڑے کو نماز میں باقاعدگی کا ٹارگٹ دیا ہوا ہے۔ اور ہم اس پر بفضل ایزدی ہمیشہ قائم رہیں گے۔ اور اپنے اردگرد اس بات کا جائزہ لیتے رہیں گے کہ حضور کی تحریک پر ہماری نسلیں قائم ہیں یا نہیں۔

اس سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ کے دلی جذبات کو پیش نظر رکھیں گے آپ فرماتے ہیں۔

"پس جہاں تک میرا فرض ہے میں ادا کرنے کی کوشش کرتا ہوں اگر تم لوگ اس فرض کو نہیں سمجھو گے' ادا نہ کرو گے تو میرا حق سے منع نہ کرنا ہرگز اس بات کو ظاہر نہیں کرتا کہ یہ بات میرے دل کو پسند آئی ہے۔ مجھے جو دکھ پہنچتا ہے اللہ بہتر جانتا ہے بارہا میں خدا کی خاطر ان لوگوں کے لئے راتوں کو اٹھ کر رویا ہوں اے میرے خدا میں نے ہر ممکن کوشش کرلی کہ ہماری نئی نسلیں نماز پر قائم ہو جائیں مگر شیطان ان کو دوبارہ بھٹکا دیتا ہے اس لئے تو میری مدد فرما اور ان کی حفاظت فرما اس دنیا میں بھی یہ کامیاب ہوں اور آخرت میں بھی کامیاب ہوں۔

(خطبہ جمعہ 16۔ اکتوبر 1998ء)

اسی قسم کی کیفیت کا اظہار آپ نے 22 جولائی 1988ء کے خطبہ جمعہ میں اس طرح فرمایا۔ کہ میرے دل میں اس بارہ میں درد اور غم کی ایک ایسی آگ لگی ہوئی ہے کہ آپ میں سے بہت سے اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔

پس آیئے ہم عہد کریں کہ ہم میں نئے نئے وجود پیدا ہوتے رہیں اور جہاں سستی اور کوتاہی ہے اسے ہم دور کرنے کی کوشش کرتے رہیں اور خدا کی پناہ میں آتے چلے جائیں کیونکہ دنیا کے دکھوں سے بچنے کا واحد ذریعہ یہی ہے

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 31939 میں نصرت ربانی بنت نور الحق بٹ قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن منڈی یزمان ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-7-29 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی 13 تولہ مالیتی۔/78000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نصرت ربانی 541/5 یزمان منڈی ضلع بہاولپور گواہ شد نمبر 1 رانا داؤد احمد یزمان منڈی ضلع بہاولپور گواہ شد نمبر 2 مقصود احمد بجہ چک D/B-89 ضلع بہاولپور۔

مسل نمبر 31940 میں امتہ المومن بنت نور الحق مظہر قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مسلم آباد لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-6-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ المومن بنت نور الحق مظہر محلہ رسول پورہ مسلم آباد لاہور گواہ شد نمبر 1 نور الحق مظہر والد موصیہ وصیت نمبر 17328 گواہ شد نمبر 2 عبد الخالق شاد وصیت نمبر 22524۔

مسل نمبر 31941 میں رئیس احمد ولد منیر احمد صاحب قوم لوہار ترکھان پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میاں میر کالونی لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-10-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/110 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد رئیس احمد مکان نمبر 79 E-6 گلی نمبر 1 میاں میر کالونی لاہور گواہ شد نمبر 1 اظہر رشید وصیت نمبر 27222 گواہ شد نمبر 2 سلطان احمد وصیت نمبر 15399۔

مسل نمبر 31942 میں ماجد احمد خان ولد محمد وقیع الزمان خان قوم پٹھان پیشہ کاروبار عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیفنس سوسائٹی ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-8-3 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان برقبہ ایک کنال واقع ڈیفنس سوسائٹی لاہور مالیتی۔/5000000 روپے۔ 2۔ کمرشل بلڈنگ برقبہ 8 مرلہ واقع Y بلاک 4 مرلہ میں میرا حصہ 75 فی صد میرے حصہ مالیتی۔/9000000 روپے۔ 3۔ فورٹریس سٹیڈیم سیالکوٹ بلاک لاہور شوروم میرے حصہ کی قیمت۔/4500000 روپے۔ 4۔ ہاٹلے پول انگلستان برقبہ 10 مرلہ جو کہ مارٹگیج پر ہے مالیتی۔/700000 روپے۔ 5۔ زرعی زمین 5 ایکڑ واقع احمد نگر ربوہ ترکہ والد میں ملی مالیتی۔/1000000 روپے۔ 6۔ پلاٹ برقبہ اڑھائی کنال واقع گرین ویو شیخوپورہ روڈ مالیتی۔/150000 روپے۔ 7۔ بینک اکاؤنٹ میں جمع شدہ کیش تقریباً۔/1500000 روپے۔ 8۔ دو عدد کاریں مالیتی۔/1000000 روپے۔ 9۔ پلاٹ برقبہ ایک کنال دارلصدر غربی ترکہ والدین۔/900000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ماجد احمد خان ڈیفنس سوسائٹی لاہور گواہ شد نمبر 1 مرزا مظفر احمد ڈیفنس لاہور گواہ شد نمبر 2 سید محمد احمد ڈیفنس سوسائٹی لاہور۔

مسل نمبر 31943 میں محمودہ بیگم بیوہ عبد المجید خان قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر 66 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلبرگ III لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-5-31 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی 15 تولہ مالیتی۔/75000 روپے۔ 2۔ نقدی۔/50000 روپے۔ 3۔ حق مہر۔/2500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/5000 روپے ماہوار بصورت خرچ از پسران مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ محمودہ بیگم بیوہ عبد المجید خان کوٹھی نمبر F/67 گلبرگ نمبر 2 لاہور گواہ شد نمبر 1 فیروز الدین وصیت نمبر 9072 گواہ شد نمبر 2 ہارون الرشید فرخ وصیت نمبر 27537۔

مسل نمبر 31944 میں فرحت الطاف زوجہ ڈاکٹر الطاف الرحمن صاحب عمر قوم رانجھا پیشہ خانہ داری عمر 54 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیا محلہ جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-4-10 میں وصیت کرتی

باقی صفحہ 7 پر

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

اتوار 31۔ جنوری 1999ء

12-45 رات۔ جرمن سروس۔
1-45 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ قرآن کوئز۔
2-05 رات۔ مجلس سوال و جواب 26-6-96
3-10 رات۔ چلڈرنز کلاس۔ 99-1-30
4-15 رات۔ ڈینش زبان سیکھئے۔
4-39 رات۔ اجتماع خدام الاحمدیہ۔ بہاولپور۔
5-05 رات۔ تلاوت۔ سیرت النبی ﷺ۔ خبریں۔
6-10 صبح۔ چلڈرنز کارنر۔ قرآن کوئز۔
6-30 صبح۔ لقاء مع العرب۔
7-35 صبح۔ کینیڈین پروگرام۔
8-05 صبح۔ اردو کلاس۔
9-10 صبح۔ ڈینش زبان سیکھئے۔
9-30 صبح۔ خدام اجتماع۔ بہاولپور۔
11-05 دوپہر۔ تلاوت۔ سیرت النبی ﷺ۔ خبریں
12-10 دوپہر۔ چلڈرنز کارنر۔ قرآن کوئز۔
12-30 دوپہر۔ خطبہ جمعہ 29-1-99
1-40 دوپہر۔ مجلس سوال و جواب۔ بیت الرحمان 96-6-26
2-45 دوپہر۔ لقاء مع العرب۔
3-50 سہ پہر۔ اردو کلاس۔
5-05 شام۔ تلاوت۔ خبریں۔
5-45 شام۔ چینی زبان سیکھئے۔
6-15 رات۔ انڈونیشین پروگرام۔
7-15 رات۔ بنگالی سروس۔
8-15 رات۔ انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات۔ 95-6-22
9-20 رات۔ لقاء مع العرب۔
10-25 رات۔ البانین پروگرام۔
11-05 رات۔ تلاوت۔ سیرت النبی ﷺ
11-40 رات۔ اردو کلاس۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پیر یکم۔ فروری 1999ء

12-55 رات۔ جرمن سروس۔
1-35 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ مقابلہ حفظ اشعار۔
2-25 رات۔ درس القرآن 98-1-22
3-40 رات۔ انٹرویو محمود احمد شاہد صاحب
4-25 رات۔ چینی زبان سیکھئے۔
5-05 رات۔ تلاوت۔ درس الحدیث۔ خبریں۔
5-45 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ مقابلہ حفظ اشعار۔
6-15 صبح۔ احمدیہ ٹیلی ویژن۔ امریکہ۔ مجلس سوال و جواب۔
7-15 صبح۔ لقاء مع العرب۔
8-20 صبح۔ اردو کلاس۔
9-25 صبح۔ چینی زبان سیکھئے۔
10-45 صبح۔ مہمانوں کی ملاقات۔ 98-6-25
11-05 دوپہر۔ تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں
12-05 دوپہر۔ چلڈرنز کارنر۔ حفظ اشعار۔
12-35 دوپہر۔ درس القرآن۔ 98-1-22
2-00 دوپہر۔ لقاء مع العرب۔
3-00 سہ پہر۔ اردو کلاس۔
4-05 شام۔ فٹ بال فائنل پاکستان۔
5-05 شام۔ تلاوت۔ خبریں۔
5-45 شام۔ نارویجین زبان سیکھئے۔
6-15 رات۔ انڈونیشین پروگرام۔
7-15 رات۔ بنگالی سروس۔
8-15 رات۔ ہومیوپیتھی کلاس۔
9-25 رات۔ لقاء مع العرب۔
10-25 رات۔ ترکی پروگرام۔
11-05 رات۔ تلاوت۔ درس ملفوظات۔
11-35 رات۔ اردو کلاس۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

منگل 2۔ فروری 1999ء

1-45 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ ورک شاپ نمبر 7۔
2-15 رات۔ کوئز۔ روحانی خزائن۔
2-50 رات۔ انٹرویو۔ چوہدری نذیر احمد صاحب امیر ضلع بہاولپور۔
3-15 رات۔ ہومیوپیتھی کلاس۔
4-25 رات۔ نارویجین زبان سیکھئے۔
5-05 رات۔ تلاوت۔ درس حدیث۔ خبریں۔
5-50 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ ورک شاپ نمبر 7۔
6-20 صبح۔ لقاء مع العرب۔
7-25 صبح۔ احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ فٹ بال فائنل۔
8-05 صبح۔ اردو کلاس۔
9-15 صبح۔ نارویجین زبان سیکھئے۔
9-50 صبح۔ ہومیوپیتھی کلاس۔
11-05 دوپہر۔ تلاوت۔ درس حدیث۔ خبریں
11-50 دوپہر۔ چلڈرنز کارنر۔ ورک شاپ نمبر 7۔
12-20 دوپہر۔ پشتو پروگرام۔ خطبہ جمعہ 1-8-97
1-25 دوپہر۔ کوئز۔ روحانی خزائن۔
2-00 دوپہر۔ لقاء مع العرب۔
3-10 سہ پہر۔ اردو کلاس۔
4-15 شام۔ طبی معاملات۔ بچوں کی حفاظت۔
5-05 شام۔ تلاوت۔ خبریں۔
5-40 شام۔ فرنچ زبان سیکھئے۔
6-10 رات۔ انڈونیشین پروگرام۔
7-10 رات۔ بنگالی سروس۔
8-10 رات۔ ترجمۃ القرآن کلاس۔ 2-2-99
9-20 رات۔ لقاء مع العرب۔
10-25 رات۔ نارویجین پروگرام۔
11-05 رات۔ تلاوت۔ درس الحدیث۔
11-25 رات۔ اردو کلاس۔

اطلاعات و اعلانات

نکاح و تقریب رخصتانہ

○ مکرم طاہر احمد صاحب کارکن الفضل کی ہمشیرہ عزیزہ مکرمہ شمع پروین صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر ناصر احمد صاحب صدر جماعت یکیانہ ضلع گجرات کا نکاح ہمراہ مکرم رافع احمد تبسم صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم محمد جمیل تبسم صاحب گولڑیالہ بعوض حق مہر۔/25000 روپے مورخہ 98-11-22 کو مکرم کاشف محمود عابد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھا۔ اسی روز تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی۔ اور اگلے روز دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل یہ رشتہ سے جانبین کے لئے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

ولادت

○ مکرم عبدالمنان جاوید صاحب آف نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کو خدا تعالیٰ نے مورخہ 98-12-10 کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ اس کا نام ذیشان احمد منادی رکھا گیا ہے۔ نومولود مکرم عبدالغنی صاحب (والد مکرم عبدالرشید انور صاحب امیر و مربی انچارج آئیوری کوسٹ) کا پوتا اور مکرم عبدالرحمٰن صاحب آف فیصل آباد کا نواسہ ہے۔ احباب کرام سے عزیز کی درازی عمر اور نیک و خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم شیخ ظہور الدین صاحب دارالعلوم غربی حلقہ ثناء کے بڑے بیٹے مکرم سغیر الدین بابر صاحب مقیم جرمنی بعمر 39 سال بوجہ ہارٹ اٹیک مورخہ 99-1-23 کو وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم نے بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا بعمر 7 سال اور دو جڑواں بہن بھائی یادگار چھوڑے ہیں۔

مرحوم کی میت جرمنی سے ربوہ پہنچ گئی ہے اور جنازہ مورخہ 99-1-29 بروز جمعہ پڑھا جائے گا احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

○ عزیز حامد جاوید عمر 6 سال ابن مکرم خالد جاوید صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ اچانک سانس کی تکلیف ہو جانے کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے۔ بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں بھی شامل ہے۔ احباب جماعت سے بچے کی صحت و عافیت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

تبدیلی نام

○ میں نے اپنا نام ساجدہ پروین سے ساجدہ مسعود رکھ لیا ہے آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا و پکارا جائے۔

(ساجدہ مسعود سکنہ ناصر آباد غربی ربوہ حال جرمنی)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 4

کرنے کا سوچ رہے ہیں جو اس معاملے [illegible] بہتر رنگ میں روشنی ڈال سکے گی اور سورج کے اندرونی گیسوں کے جلنے کے عمل کا صحیح ادراک اس کے ذریعے کیا جا سکے گا۔

اگر سرن کے سائنس دانوں کی یہ تھیوری صحیح ثابت ہو گئی تو زمین کے درجہ حرارت بڑھنے اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی موسمی تبدیلیوں کے متعلق جو آج تک کہا گیا ہے وہ غلط ثابت ہو گا اور دنیا کے لوگ پھر ایک دفعہ سکھ کا سانس لیں گے کہ اس نئی مصیبت کے وہ اکیلے ہی ذمہ دار نہیں ہیں بلکہ سورج بھی اس میں شامل ہے۔

(ماخوذ از ڈان 13 مارچ 98ء)

بقیہ صفحہ 6

ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی تقریباً 20 تولہ مالیتی۔/100000 روپے۔ اور حق مہر۔/30000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ فرحت الطاف C/O احمدیہ بیت الحمد عید گاہ روڈ نیا محلہ جہلم گواہ شد نمبر 1 حمید اللہ خالد وصیت نمبر 22713 گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر الطاف الرحمٰن عمر وصیت نمبر 18947 خاوند موصیہ۔

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 28- جنوری- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 7 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 15 درجے سنٹی گریڈ
29- جنوری- غروب آفتاب 5-41
30- جنوری- طلوع فجر- 5-36
30- جنوری- طلوع آفتاب 7-01

عالمی خبریں

بھارتی الزامات کی تردید

امریکہ نے کہا ہے کہ جب تک ایشیا میں علاقائی امن و سلامتی کو خطرات لاحق رہیں گے ہم بھارت کو عالمی بنک کی طرف سے امداد دئے جانے کی حمایت نہیں کریں گے۔ امریکی نائب وزیر مملکت برائے امور خارجہ کارل انڈر فرتھ نے کہا ہے کہ جب تک بھارت علاقائی و بین الاقوامی سلامتی کو لاحق خطرات سے متعلق امریکی خدشات کو رفع نہیں کر سکتا اس کی مدد نہیں کی جاسکتی بہرحال آخری فیصلہ امریکی نائب وزیر خارجہ سٹراب ٹالبوٹ اور بھارتی حکام کے مذاکرات پر ہوگا۔

عراق کے خلاف مزید فوجی کارروائیاں

امریکی صدر بل کلنٹن نے عراق کے خلاف مزید فوجی کارروائیاں کرنے کا حکم دیا ہے۔ امریکی صدر کے مشیر برائے قومی سلامتی سینڈی برجر نے اس حکم کے سلسلے میں کہا ہے کہ امریکہ سمیت علاقائی ممالک اور اتحادی افواج کو عراق سے لاحق خطرات سے نبٹنے کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کیونکہ اگر عراق کی طرف سے نوفلائی زون کی خلاف ورزیوں کا بروقت جواب نہ دیا گیا تو عراقی جارحیت میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ سینڈی برجر نے یہ بھی کہا کہ ابھی یہ وثوق سے نہیں کہا جاسکتا کہ بصرہ شہر میں ہونے والی ہلاکتیں امریکی میزائل کی وجہ سے واقع ہوئیں۔

عراق پر حملہ- روس اور امریکہ میں اختلافات

عراق کے متعلق اقوام متحدہ کی طرف سے جاری ہونے والی رپورٹ روس نے مسترد کر دی ہے۔ روس کے اقوام متحدہ کے لئے روسی سفیر سرگئی کوزوف نے کہا ہے کہ رچرڈ بٹلر کی رپورٹ قابل اعتبار نہیں ہے اور اس میں عراق پر الزامات کے سوا کوئی نئی بات نہیں۔ انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ کے انسپکٹروں کے امریکی مفادات کے لئے کام کرنے کے انکشاف کے بعد یہ ٹیم قابل اعتبار نہیں رہی۔ اس کی رپورٹ کو بنیاد بنا کر عراق کے خلاف فوجی کارروائیاں کسی صورت میں درست نہیں ہو سکتیں۔ جبکہ امریکہ کے نمائندے نے کہا ہے کہ 250 صفحات پر مشتمل رپورٹ نے ثابت کر دیا ہے کہ عراق نے بڑے پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیار بدستور چھپا رکھے ہیں اس لئے عراق کے خلاف کارروائی ہر طرح سے جائز ہے۔

کولمبیا میں زلزلہ

کولمبیا میں آنے والے شدید زلزلہ کے تباہ کن اثرات و نتائج کے متعلق بتایا گیا ہے کہ کئی علاقے کھنڈروں میں تبدیل ہو چکے ہیں۔ بڑی بڑی عمارتوں والے شہروں کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے ان پر بمباری کی گئی ہو۔ دو ہزار افراد مر چکے ہیں جبکہ ہزاروں افراد زخمی اور بے گھر ہو گئے ہیں۔

ترکی کا کرد باغیوں پر حملہ

ترکی میں سرکاری فوج اور کرد باغیوں کے درمیان لڑائی میں 26- کرد باغی اور چار سرکاری فوجی ہلاک ہو گئے ہیں۔ ترک وزارت دفاع کے بیان کے مطابق کردستان ورکرز پارٹی کے گوریلے میدان جنگ سے بھاگ گئے ہیں اور انہوں نے قریبی پہاڑوں میں پناہ لے لی ہے ترکی فوج نے بھاری تعداد میں باغیوں کے اسلحہ و گولہ بارود پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔

صدر صدام کے عزائم

عراق کے صدر صدام حسین نے کہا ہے کہ عراقیوں کا خون رائیگاں نہیں جائے گا ہم امریکی جارحیت کا منہ توڑ جواب دیں گے۔ امریکیوں کا دنیا کے آخری کونے تک پیچھا کیا جائے گا۔ خون کے ہر قطرہ سے نیا عراقی پیدا ہوگا۔ انہوں نے عراقیوں کو صبر کی تلقین کی اور کہا کہ آخری فتح عراق کی ہوگی۔

ملکی خبریں

پاکستان سعودی عرب تعلقات

وزیراعظم محمد نواز شریف نے ایٹمی دھماکوں اور مسئلہ کشمیر پر پاکستان کی حمایت کرنے پر سعودی عرب کا شکریہ ادا کیا انہوں نے بتایا کہ اقتصادی پابندیوں کے دوران سعودی عرب نے بہت مدد کی۔ اس کے علاوہ سعودی عرب کی طرف سے کشمیر کے مسئلہ میں ہماری حمایت کی گئی جس کے لئے ہم ان کے ازحد مشکور ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دونوں ممالک کے تعلقات اور تعاون پوری امت مسلمہ کے لئے خیر و برکت استحکام اور ترقی کی بنیاد ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے مزید کہا کہ نئی صدی میں نئے ورلڈ آرڈر کی ضرورت ہے جو کہ انصاف کی بالادستی کا نیو ورلڈ آرڈر ہوگا۔ اور جس میں طاقتور کمزور کو دبا نہیں سکے گا۔ پاکستان ہمیشہ ایسے منصفانہ عالمی نظام کے لئے کوشش کرتا رہے گا۔

لوڈشیڈنگ ختم کرنے کا اعلان

واپڈا میں فوجی آپریشن شروع ہونے سے بجلی کی صورت حال بہتر ہو گئی ہے۔ بجلی چوروں نے کنڈیاں اتار لی ہیں اور دیگر طریقوں سے بجلی چرانے کا عمل بھی بہت کم ہو گیا ہے۔ جس سے وولٹیج پوری ہو گئی ہے جس کے نتیجہ میں واپڈا نے لوڈشیڈنگ ختم کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔

ضرورت گھریلو ملازم

گھر کے مکمل کام کاج کیلئے ایک مختصر فیملی کی ضرورت ہے۔ رہائش کے ساتھ بجلی سوئی گیس اور پانی کے علاوہ معقول تنخواہ بھی دی جائے گی۔

رابطہ:- بھائی بھائی ٹریڈرز
بالمقابل ایوان محمود ربوہ

خالص سونے کے زیورات نئے ڈیزائنوں میں بنوانے اور خریدنے کیلئے
محمود جیولرز
دوکان 212381
رہائش 212131
بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

نیشنل کالج برائے کمپیوٹر اسٹڈیز 23 شکور پارک ربوہ۔ فون نمبر 212034
اندرون اور بیرون ملک کام آنیوالے ڈپلومہ اور شارٹ کورسز۔ تجربہ کار اساتذہ اور جدید ترین Pentium کمپیوٹر Network اور مکمل ائر کنڈیشنڈ لیبارٹری۔ ڈپلومہ کورس کے دورانیہ میں بغیر اضافی فیس کے روزانہ بذریعہ کمپیوٹر ٹائپنگ ٹریننگ
خواتین کے لئے لیڈی انسٹرکٹرز اور علیحدہ اوقات میں کلاسز کا انتظام موجود ہے

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
قابل اعتماد مفید و مجرب ادویہ

اکسیر اولاد نرینہ کورس
حبوب مفید اٹھرا
عنبرین
لیکورین
معین حمل
زد جام عشق خاص
سونے چاندی کی گولیاں
شباب آور موتی
نواب شاہی گولیاں
تریاق جریان
جوہر حیات
سفوف تولیدی
شاہانی
قرص نور
اکسیر اطفال
بچوں کی چوندی
رفیق اطفال
تریاق معدہ
تریاق دمہ
تریاق بواسیر
حب جدوار
حب ہمزاد
راحت جان
رفیق دماغ

دوا منگواتے وقت بیماری کی مختصر کیفیت تحریر کریں۔ فہرست ادویہ و جنتری 1999ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں۔ مکمل فہرست ادویہ میں ہماری مشہور ادویہ کے علاوہ مردوں عورتوں اور بچوں کے خاص امراض کی دوائیں بھی شامل ہیں۔ بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔

ناصر دواخانہ ربوہ رجسٹرڈ
PHONES: (04524) 211434-212434 FAX: 534

پرانی روایات اور نئے نام کیساتھ
خان جی اینڈ سنز کالج روڈ ربوہ
دوکان: 211225
گھر: 211586
پروپرائٹر: ریاض احمد خان
سینیٹری کی دنیا میں ایک منفرد نام • گارنٹی اور کوالٹی دونوں ساتھ ساتھ
• پائپ جی آئی • پائپ سی آئی
• واش بیسن • WC • پیڈسٹل فلش ٹینکی • سی پی فٹنگ • سی آئی فٹنگ ہر قسم
• کچن فٹنگ ارزاں نرخوں پر دستیاب ہیں • باتھ روم و کچن کی فٹنگ جدید تقاضوں کے عین مطابق کیجاتی ہے